سوال

(303) مسئلہ وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک کرم الٰہی شخص غیر شادی شدہ فوت ہوا، اس کا کوئی حقیقی یا پدری بہن بھائی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے والدین زندہ ہیں، صرف ایک مادری بھائی موجود ہے۔ شرعی تقسیم کے وقت اس مادری بھائی کو مرحوم کے تمام ترکہ کا حقدار قرار دیا گیا، فوتیدگی کے چند ماہ بعد کچھ افراد نے دعویٰ کیا کہ وہ مرحوم کے دادا کے بھائی کے پوتے ہیں لہذا ہم بھی مرحوم کے ترکہ میں شریک ہیں، لیکن وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت کیلئے کوئی گواہ وغیرہ نہ پیش کرسکے، عدالت نے فیصلہ دیا کہ ماں شریک بھائی کل ترکہ کا وارث ہوگا اور مدعیان، عدم ثبوت کی وجہ سے عصبہ رشتہ دار نہیں بن سکتے۔ اب مسئلہ درپیش یہ ہے کہ اگر ماں شریک بھائی عدالتی فیصلہ کے مطابق کل ترکہ لے لے تو اس پر دنیا و آخرت میں کوئی باز پرس تو نہیں ہوگی؟ اس کے متعلق آپ کی راہنمائی درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم میں مادری بہن بھائیوں کا حصہ بیان ہوا ہے کہ اگر ایک ہے تو کل جائیداد سے چھٹا حصہ اور متعدد ہیں تو سب ۱/۳ میں برابر کے شریک ہیں۔[1]

چونکہ صورت مسؤلہ میں مادری بھائی کے علاوہ اور کوئی رشتہ دار موجود نہیں، لہذا وہ میت کی تمام جائیداد کا حقدار ہوگا، لیکن فوتیدگی کے چند ماہ بعد کچھ افراد نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم میت کے دادا کے بھائی کے پوتے ہیں لہذا ہمیں بھی مرحوم کی جائیداد میں شریک کیا جائے، شریعت میں صرف دعویٰ کرنے سے کسی چیز کا حقدار قرار نہیں پاتا بلکہ اسے دعویٰ کے ثبوت کےلیے گواہ درکار ہوتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر لوگوں کو محض دعویٰ کی بنا پر چیز دے دی جائے تو لوگ دوسرے افراد کی جان ومال پر دعویٰ کردیں۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق مزید فرمایا: ''گواہی پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور مدعا علیہ کے ذمے قسم اٹھانا ہے۔''[3]

صورت مسؤلہ میں مدعیان اپنے دعوے کے ثبوت کےلیے گواہی نہیں پیش کرسکے لہذا عدالت کا فیصلہ صحیح ہے لیکن مدعی کو یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جج کے فیصلہ کرنے سے حرام چیز حلال اور حلال چیز حرام نہیں ہوجاتی، اگر وہ جانتا ہے کہ مدعیان برحق ہیں اگرچہ وہ گواہ پیش نہیں کرسکے تو اس کیلئے مدعی کا حق لینا جائز نہیں جس کا جج اسے کا حق دار قرار دے چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس سلسلہ میں بہت واضح ہے کہ اگر میں کسی کے حق میں فیصلہ دے دوں جو اس کا نہیں تو وہ اسے نہ لے، میں اسے آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں۔[4] واللہ اعلم

---

[1]النساء: ۱۲۰۔

[2] صحیح البخاری، التفسیر ۴۵۵۲۔

[3]ترمذی، الاحکام ۱۳۴۱۔

[4]ابن ماجہ، الاحکام، ۲۳۱۷۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:281

محدث فتویٰ